112147- مجلس کا کوئی ممبر آئے تو سبحان اللہ کہتا اور باقی ممبر بھی تکبیر کہتے اور لاالہ الااللہ پڑھتے ہیں

سوال

ہم دیکھتے ہیں کہ بہت ساری مجالس میں جب بھی کوئی ممبر داخل ہوتا ہے تو پہلا ممبر سبحان اللہ کہتا ہے ، اور دوسرا اللہ اکبر ، اسی طرح وہ سب سبحان اللہ اور لاالہ الااللہ کہنا شروع کردیتے ہیں ، جب بھی مجلس میں داخل ہوں ایسا ہی کرتے ہیں ، اللہ آپ کو برکت عطا فرمائے ایسا کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

جب مجلس میں داخل ہونے والا اپنے بھائیوں کو سبحان اللہ ، لاالہ الااللہ ، اور اللہ اکبر کی یاددہانی کروانا چاہتا ہو تو تکبیر کہے اور سبحان اللہ کہے اور باقی اعضاء بھی اس کے ساتھ اللہ کا ذکر کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں ، یہ مجلس میں ذکر شمار ہوتا ہے ، اور اس سلسلہ میں ایک مشہور حدیث وارد ہے :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالی فرماتا ہے : میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں میرے بارہ میں جو وہ گمان کرتا ہے ، جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں ، اگر وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں ، اور اگر وہ مجھے جماعت اور مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں ، اور اگر وہ میری جانب ایک بالشت آگے آتا ہے تو میں اس کی جانب ایک ہاتھ جاتا ہوں ، اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب آتا ہوں ، اور اگر وہ میری جانب چل کر آتا ہے تو میں اس کی جانب دوڑ کر جاتا ہوں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (7405) صحیح مسلم حدیث نمبر (2675).

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کیا
جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے وہ مجلس ان پر حسرت و
یاس ہوگی، اگر اللہ چاہے توانہیں عذاب دے اور چاہے تو انہیں بخش دے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (3380) سنن
ابوداود حدیث نمبر (5059) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح
قرار دیا ہے.

ترۃ کا معنی حسرت وندامت ہے.

لیکن یہاں ممنوع یہ ہے کہ اس کی
تعداد متعین کرلی جائے یا پھر ترتیب مقصود ہو مثلا سبحان اللہ سے شروع کی جائے اور
دوسرے پر لازم ہو کہ وہ اللہ اکبر یا الحمد للہ کہے، لازم کا اعتقاد رکھنا یا معین
عدد کے ساتھ ذکر کو مخصوص کرنا جس کا شریعت میں وجود نہ ہو، یا اس طرح ایک دوسرے کے
بعد ذکر کرنے کو سنت کا اعتقاد رکھنا یہ سب بدعات میں شامل ہوتا ہے.

اہل علم نے متنبہ کیا ہے کہ عبادت کو
وقت یا جگہ کے ساتھ مخصوص کرنا، یا اسے کسی معین کفیت کے ساتھ خاص کرنا جو حدیث میں
وارد نہ ہو اسے بدعات اور دین میں نیا کام ایجاد کرنے میں شامل ہوتا ہے، اور اسے
اضافی بدعت کا نام دیا جائیگا، کیونکہ اصل میں تو مشروع تھی لیکن وصف کے اعتبار سے
مردود ہے.

شاطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"بدعت کی تعریف اس طرح ہوگی: دین
میں نیا ایجاد کردہ طریقہ، جو شریعت کا مقابلہ کرتا ہو، اور اس پر چل کر اللہ
سبحانہ وتعالی کی عبادت میں مبالغہ کا قصد کیا جائے...

اس میں کسی معین کیفیت اور معین ہیئت
اور شکل کا التزام کیا جائے مثلا اجتماعی صورت میں ایک ہی آواز پر ذکر کرنا، اور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کو عید بنانا وغیرہ.

اس میں یہ بھی شامل ہے کہ: معین
عبادات کا معین اوقات میں التزام کرنا جن کی تعین شریعت میں نہیں ہے، مثلا پندرہ

شعبان کا روزہ رکھنا اور نصف شعبان کی رات کا قیام کرنا" انتہی

دیکھیں : الاعتصام (1/37–39).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (11938) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.